روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 13 دسمبر 2003ء 18 شوال 1424 ہجری-13 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 282

خدمت کرنے کا اجر

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ

جس نے اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں کی خدمت کی اسے اپنے ہر ساتھی پر ایک قیراط اجر کے ساتھ فضیلت دی جاتی ہے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد 1 ص 160 حدیث نمبر 211 الدار التونسیہ۔ تیونس 1972ء)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

اپنے دوستوں اور خادموں کے لئے تو حضرت مسیح موعود مجسم عفو و شفقت تھے۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اپنی تصنیف ''سیرۃ مسیح موعود'' میں حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

''ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' کا عربی حصہ لکھ رہے تھے حضور نے مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کو ایک بڑا دو ورقہ اس زیر تصنیف کتاب کے مسودہ کا اس غرض سے دیا کہ فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے مجھے پہنچا دیا جائے۔ وہ ایسا مضمون تھا کہ اس کی خداداد فصاحت و بلاغت پر حضرت کو ناز تھا۔ مگر مولوی صاحب سے یہ دو ورقہ کہیں گر گیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود مجھے ہر روز کا تازہ عربی مسودہ فارسی ترجمہ کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے اس لئے اس دن غیر معمولی دیر ہونے پر مجھے طبعاً فکر پیدا ہوا اور میں نے مولوی نورالدین صاحب سے ذکر کیا کہ آج حضرت کی طرف سے مضمون نہیں آیا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور دیر ہو رہی ہے معلوم نہیں کیا بات ہے۔ یہ الفاظ میرے منہ سے نکلنے تھے کہ مولوی نورالدین صاحب کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ یہ دو ورقہ مولوی صاحب سے کہیں گر گیا تھا۔ بے حد تلاش کی مگر مضمون نہ ملا اور مولوی صاحب سخت پریشان تھے۔ حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی تو حسب معمول ہشاش بشاش مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور خفا ہونا یا گھبراہٹ کا اظہار کرنا تو درکنار الٹا اپنی طرف سے معذرت فرمانے لگے کہ مولوی صاحب کو مسودہ کے گم ہونے سے ناحق تشویش ہوئی۔ مجھے مولوی صاحب کی تکلیف کی وجہ سے بہت افسوس ہے۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گم شدہ کاغذ سے بہتر مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔''

اس لطیف واقعہ سے ایک طرف حضرت مسیح موعود کے غیر معمولی جذبہ شفقت اور دوسری طرف اپنے آسمانی آقا کی نصرت پر غیر معمولی توکل پر خاص روشنی پڑتی ہے۔ غلطی حضرت مولوی نورالدین صاحب سے ہوئی تھی کہ ایک قیمتی مسودہ کی پوری حفاظت نہیں کی اور اسے ضائع کر دیا۔ مگر حضرت مسیح موعود کی شفقت کا یہ مقام ہے کہ خود پریشان ہوئے جاتے ہیں اور معذرت فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو مسودہ گم ہونے سے اتنی تکلیف ہوئی ہے۔ اور پھر توکل کا یہ مقام ہے کہ ایک مضمون کی فصاحت و بلاغت اور اس کے معنوی محاسن پر ناز ہونے کے باوجود اس کے کھوئے جانے پر کس استغناء کے رنگ میں فرماتے ہیں کہ کوئی فکر کی بات نہیں خدا ہمیں اس سے بہتر مضمون عطا فرما دے گا!! یہ شفقت اور یہ توکل اور یہ تحمل خدا کے خاص بندوں کے سوا کسی اور میں پایا جانا ممکن نہیں۔

(سیرۃ طیبہ۔ ص 62)

''سیدنا طاہر نمبر'' کے خریدار متوجہ ہوں

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت و سوانح پر مشتمل باتصویر اور ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس تاریخی دستاویز کے پیش نظر مستقل خریداران الفضل کے علاوہ جو احباب ''سیدنا طاہر نمبر'' خریدنا چاہتے ہیں وہ مورخہ 15 دسمبر 2003ء تک ادارہ کو آرڈر لکھوا دیں تا کہ آرڈر کے مطابق طباعت کروائی جائے۔ ضخیم اور قیمتی ہونے کی وجہ سے ایجنٹ حضرات و دیگر احباب نوٹ کر لیں کہ جو آرڈر دیا جائے گا اس میں سے پرچے واپس نہیں ہونگے۔ (ادارہ)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 281)

سالک راہ کے لئے تلخ وشیریں مقامات

10 راگست 1934ء کو حضرت مصلح موعود نے دعوت طعام کے دینی آداب پر بلیغ روشنی ڈالتے ہوئے بتایا:-

''بچپن میں ایک دوست کو میں نے دیکھا وہ بڑی حرص سے ریوڑیاں کھا رہے تھے۔ طالب علمی کا زمانہ تھا وہ چھپ چھپ کر اور بڑی حرص سے اس لئے ریوڑیاں کھا رہے تھے کہ کوئی دوسرا ساتھی نہ آ جائے۔ میں نے انہیں دیکھا تو پوچھا اتنی حرص سے آپ ریوڑیاں کیوں کھا رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ کوئی اور جواب دیتے کہنے لگے حضرت صاحب (کو) .... ریوڑیاں بہت پسند ہیں۔ میں نے کہا حضرت تو کونین، ایسٹرن سیرپ اور دوسری تلخ ادویہ بھی استعمال کیا کرتے ہیں اگر .... عمل کرنا ہے تو وہ بھی پیو، گو ریوڑیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی یاد رہی اور تلخ چیزوں کے متعلق خیال بھی نہ کیا''۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 226)

خالق کائنات کی اعجاز نمائی میں اخفاء کا پہلو

حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 راگست 1934ء بمقام قادیان دارالامان کا ابتدائی حصہ جس سے خداتعالیٰ کی قادرانہ تجلیات کے ایک سربستہ راز کی نشاندہی ہوتی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے کچھ وسائل مقرر فرمائے ہیں ان کو استعمال کئے بغیر یا ان کی نگہداشت کے بغیر کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی، اگر کوئی شخص چاہے کہ ان وسائل کو نظرانداز کر کے کامیاب ہو جائے یا انہیں استعمال تو کرے لیکن ان کی نگہداشت اور حفاظت نہ کرے اور کامیاب ہو جائے تو یہ بھی ناممکن ہے۔ دعا بیشک ایک کام دینے والی اور نفع مند چیز ہے اور انفرادی طور پر اگر ذرائع کو دیکھا جائے تو سب سے اعلیٰ اور کامل ذریعہ دعا ہی ہے۔ **مگر دعا بھی سوائے شاذ کے ان طبعی حالات کی قائمقام نہیں ہو سکتی جو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے سرانجام پانے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔** کسی بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں کوئی سپاہی ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کیجئے میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے دیکھا کہ جس طرف سے آیا تھا اسے مخالف سمت کو روانہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ اس نے کہا میں فوج میں ملازم ہوں، رخصت پر گھر آیا ہوا تھا اور اب اپنی نوکری پر واپس جا رہا ہوں۔ اس بزرگ نے کہا اگر تو نوکری پر جا رہا ہے تو میری دعائیں کیا کام دے سکتی ہیں۔ میری دعا تو اس صورت میں کارگر ہو سکتی ہے کہ تو گھر پر رہے اور ان طبعی ذرائع کا استعمال کرے جو اللہ تعالیٰ نے بچہ ہونے کے لئے مقرر کئے ہیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ سامان کے بغیر بھی بعض اوقات کوئی کام ہو جاتا ہے، مگر اس میں بھی اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے، یہ کبھی نہ ہوگا کہ دعا کی اور عناصر میں یکا یک ویسا ہی تغیر پیدا ہو گیا۔ مثلاً پانی ملنے کے لئے دعا کی جائے تو یہ نہ ہوگا کہ ہوا میں سے آکسیجن اور ہائیڈروجن الگ ہو کر آپس میں مل جائیں اور پانی بن جائے۔ پانی کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی ظاہری سامان ہی کرے گا۔ مثلاً کوئی قافلہ بھیج دے گا جس کے پاس پانی ہوگا، کسی سوکھے ہوئے کنویں سے پانی نکل آئے گا یا کوئی اور سامان پیدا ہو جائے گا یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ہوا سے گیس نکل کر پانی بن جائے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر سامان کے کام ہوتے ہیں، وہاں بھی اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں بھی اس قسم کے معجزہ کی مثالیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کشف میں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے بعض پیشگوئیاں لکھیں جن کا مطلب یہ تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ اور وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خداتعالیٰ کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو دوات میں ڈالا اور جس طرح زیادہ سیاہی لگ جانے سے اسے چھڑک دیا جاتا ہے چھڑکا اور سرخ رنگ کے چھینٹے آپ پر بھی گرے۔ آپ نے اٹھ کر بعینہ ویسے ہی قطرے دیکھے۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم ومغفور جو اس وقت آپ کے پاؤں دبا رہے تھے ان کی ٹوپی پر بھی قطرے گرے۔ اب یہ ایک نشان ہے اور ایسی چیز پیدا کی گئی جو عام قانون جاریہ میں نظر نہیں آتی **مگر یہاں بھی اخفاء کا پہلو ہے۔** حضرت مسیح موعود نے رویا دیکھا اور رویا اپنی ذات میں اخفاء ہے۔ پھر جو جاگتا تھا اس نے نہ قلم دیکھا نہ دوات نہ خدا کا ہاتھ اور نہ چھینٹے گرتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ سب کچھ دیکھا مگر آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے اور یہ نظارہ کشف کا تھا اس طرح یہاں بھی اخفاء موجود ہے۔ **پس تمام کام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں اخفاء ضرور رکھا جاتا ہے۔**

✿ دعاؤں کی قبولیت کا راز اللہ کی طاقت اور قریب ہونے پر یقین میں ہے-
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

وہ بحر علم تھا

وہ دور تھا مگر قلب و نظر میں رہتا تھا
سرور و لطفِ سماعت اثر میں رہتا تھا
میں آنکھ کھولتا پاتا اسی کو جلوہ گر
وہ بند آنکھ میں غضِّ بصر میں رہتا تھا
سماعتوں میں سدا گھول کر کلام کا رس
وہ اس کی روح میں اس کے اثر میں رہتا تھا
مرے خیال میں میرے گمان میں بس کر
وہ میرے شعر کے حرف و ہنر میں رہتا تھا
مسافتوں کا نہ اس کے شمار تھا کچھ بھی
وہ بحرِ علم تھا وہ بحر و بر میں رہتا تھا
ہر ایک دل میں اترنے کا تھا ہنر اس کو
اسی ہنر کے کمالِ ہنر میں رہتا تھا
صفائے قلب تھا اس کا کہ مثلِ آئینہ
صفاتِ حق کے حصول و نشر میں رہتا تھا
یہ کیا ہوا کہ تہی کر گیا زمانے کو
وہ جس زمانے کے شام و سحر میں رہتا تھا
چلا گیا وہ مشیت کے اک اشارے پر
کہ شوق رب کی لقاء کا سفر میں رہتا تھا
زہے نصیب کہ وہ وقت اب بھی سامنے ہے
گزرتے وقت کی جس راہگزر میں رہتا تھا
نصیب ہم کو وہ لمحے سدا رہیں یارب
میں جن کے سایۂ معجز اثر میں رہتا تھا

حمید المحامد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضور 11/ اپریل کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 23/ اپریل 1984ء کو واپس ربوہ پہنچے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آخری سفر اسلام آباد (پاکستان) کی حسین یادیں

حضور نے شفقت فرماتے ہوئے اپنے غلام کی ذاتی دعوت کو قبول کیا اور گھر میں رونق افروز ہوئے

مکرم پیر افتخار الدین صاحب

قسط اول

21/ اپریل 2003ء کی صبح مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی کا خاکسار کو فون آیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ''گزشتہ رات'' ایوان توحید'' میں خدام الاحمدیہ کے چند خدام سے میری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ اس دوران جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ میں سے کون کون حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کئے ہوئے ہے تو ان نوجوان خدام نے جن کی عمریں 16 سے 24 سال تھیں بڑے دکھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ جب حضور پاکستان سے ہجرت فرما کر لندن چلے گے۔ اس وقت ان میں سے اکثر تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور جو پیدا ہو چکے تھے وہ بہت چھوٹے تھے۔ اس پر میں نے ان خدام سے کہا کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان سے ہجرت سے پہلے حضور کا پاکستان میں کسی جماعت میں جو آخری دورہ تھا وہ راولپنڈی اسلام آباد کی جماعتوں کا تھا اور اس وقت جہاں ہم بیٹھے ہیں یہاں اس وقت پیر انوارالدین مرحوم کے بیوی بچے رہائش پذیر تھے ان کی دعوت پر حضور یہاں تشریف لائے تھے اور شاید پاکستان سے ہجرت سے پہلے کسی احمدی گھرانے میں یہ ان کی آخری دعوت تھی۔ اگر آپ خدام پسند کریں تو کل بعد نماز مغرب ہم پیر افتخار الدین احمد سے جن کی دعوت پر حضور یہاں تشریف لائے تھے ان یادوں کا حال معلوم کریں۔ تو خدام نے بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ اب آپ آج بعد نماز مغرب خدام کو ان یادوں میں شریک کریں۔''

مورخہ 21/ اپریل 2003ء بعد نماز مغرب خاکسار نے ''ایوان توحید'' میں موجود حاضرین کو بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل آپ سے بات کرنے سے پہلے مجھے بالکل یاد نہیں تھا کہ آج سے پورے انیس سال قبل آج ہی کے دن بالکل اسی وقت جب خاکسار آپ کو ان یادوں میں شریک کرنے چلا ہے۔ اس گھر میں جواب ''خدا کا گھر'' بن چکا ہے میں ہم لوگ جن میں اس گھر کے مکین میرے عزیز رشتہ دار، جماعت ہائے راولپنڈی اسلام آباد کے امراء صاحبان و چیدہ چیدہ عہدیداران معزز مہمانان گرامی حضور کی آمد کے منتظر تھے۔ بیت الفضل اسلام آباد حضور کی قیام گاہ سے لے کر یہاں ہمارے گھر تک مختلف چوکوں پر خدام کی ٹولیاں ڈیوٹیاں دے رہی تھیں اور کچھ موٹر سائیکل سوار قافلہ کے ساتھ اور کچھ قافلہ سے آگے چلتے ہوئے ڈیوٹی پر موجود خدام کو بتاتے چلے آ رہے تھے کہ حضور کا قافلہ ان کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ ان یادوں میں شریک کرتے ہوئے خاکسار اپنے دل کا عالم آپ کو بتاتا ہے کہ جہاں اس خیال سے خاکسار کے دل میں مسرت و شادمانی کی پھلجھڑیاں چھوٹ رہی تھیں کہ دنیا میں آج زندہ لوگوں میں خدا کا سب سے مقرب وجود ابھی تھوڑی دیر میں یہاں پہنچنے والا ہے وہاں اس خیال سے خاکسار کا دل حد درجہ خوفزدہ بھی تھا کہ نہ جانے ہمارے ہاں سب کچھ حضور کے حسب منشاء بھی ہوگا کہ نہیں۔ چلتے پھرتے دن بھر کی نمازوں میں ہر ملنے والے سے خاکسار یہی کہتا رہا تھا کہ خدا سے دعا کریں سب کچھ حضور کی خوشی کا باعث ہو۔ ایک بات تو دن میں ہی بظاہر گڑ بڑ ہوگئی تھی مگر ضرور اس میں خدا کی کوئی مصلحت ہوگی کہ بارش ہوگئی جس کے باعث لان میں مہمانوں کے بٹھانے کے انتظام کو ختم کر کے گھر کے اندر ہی کسی نہ کسی طرح ان کو بٹھانے کا انتظام کیا گیا۔

اب ان باتوں کے علاوہ جو 21/ اپریل کو تھوڑے سے وقت میں خاکسار نے خدام کو بتائیں ان تمام باتوں کی تفصیل جو اس دورہ کے طے پانے کے ابتدائی دنوں سے لے کر آخر تک واقع ہوئیں انکی یادوں میں سب جماعت کو شریک کرتا ہوں۔

وہی ذکر شہر حبیب ہے وہی راہ گزر خیال ہے
یہ وہ ساعتیں ہیں کہ جن میں خود کو سمیٹنا بھی محال ہے
یہی دن تھے جب کوئی روشنی میرے دل پہ اترتی تھی اور اب
وہی دن ہیں ویسا ہی وقت ہے وہی ماہ ہے وہی سال ہے
یہاں فاصلوں میں ہیں قربتیں یہاں قربتوں میں ہیں شدتیں
کوئی دور رہ کے اویس ہے کوئی پاس رہ کے بلال ہے

ربوہ میں حضور سے ملاقات

وہ دن 30 جنوری 1984ء کا تھا جب ربوہ میں خاکسار نے حضور سے ملاقات پر عرض کیا تھا کہ حضور آپ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اب تک راولپنڈی رونق افروز نہیں ہوئے جس پر حضور نے مارچ، اپریل میں راولپنڈی، اسلام آباد کے دورہ کا امکان ظاہر فرمایا۔ حضور کرسی سے اٹھے تو ساتھ ہی خاکسار بھی اٹھ کھڑا ہوا جس پر حضور نے فرمایا ''افتخار بیٹھو'' اور خود اندر تشریف لے گئے۔ چند ہی لمحوں کے بعد واپسی پر ایک بہت خوبصورت پستوں سے سجا ڈھکنے والا فروٹ ڈش لا کر خاکسار کو عنایت فرمایا۔ جس کو پا کر خداتعالیٰ کی حمد کی توفیق ملی اور اپنی خوش بختی پہ رشک آیا۔

25/ مارچ 1984ء کو خاکسار نے سحری کے قریب راولپنڈی میں ایک خواب میں دیکھا کہ خاکسار کے نہایت ہی شفیق و مہربان آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ حضور کے چہرے سے خوشی و مسرت پھوٹ رہی ہے۔ حضور کی آمد پر خاکسار نے گھر کو خوب سجایا ہوا ہے۔ حضور کے ساتھ بیگم صاحبہ و بچیاں بھی ہیں جن کو ہمارے گھر کی خواتین ایک سبز قالین والے کمرے میں لے جا کر بٹھاتی ہیں۔ حضور خاکسار کو ساتھ لئے سب گھر میں خوشی سے پھر رہے ہیں اور بیگم صاحبہ کو بتاتے جا رہے ہیں کہ یہ سب افتخار نے ہمارے آنے کی خوشی میں کیا ہے۔ ساتھ ساتھ ایک ایک گوشہ پر نظر ڈال کر ہمارے انتظام سے خوش ہوتے ہیں۔ گھر کے تمام افراد سے فرداً فرداً نہایت پیار و شفقت کا اظہار فرما رہے ہیں اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔ حضور کو اس قدر خوش دیکھ کر خاکسار کو حد درجہ خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

8/ اپریل 1984ء کو خاکسار اپنے بھائی (انصار الدین) کے ساتھ لاہور اس کے سسرال میں تھا کہ پھر ایک خواب میں دیکھا حضور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور حد درجہ خوش ہیں اور خاکسار کو اپنے ساتھ لپٹا کر بھینچے ہوئے پیار کا اظہار فرما رہے ہیں۔ پھر دیکھتا ہوں کہ حضور سے ملاقات کے لئے احباب جماعت قطاریں بنائے کھڑے ہیں کہ اپنے بھائی کو دیکھتا ہوں وہ وہاں موجود کسی منتظم سے الجھ رہا ہے۔ خاکسار دوڑ کر اس کے پاس پہنچتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا بات ہے پتہ ہے کچھ ہی دیر میں حضور آنے والے ہیں میرا بھائی مجھے کہتا ہے انی بھائی یہ لوگ مجھے اندر ملاقات کے لئے نہیں جانے دے رہے۔ خاکسار جلدی سے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر ایک دوسرے راستہ سے اسے حضور سے ملوانے کے لئے لے جاتا ہے۔

صبح اٹھ کر ناشتہ کے بعد خاکسار گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے لاہور سے گوجرانوالہ جا رہا تھا خاکسار کے ساتھ اگلی سیٹ پر بھائی کے سسر مکرم عبدالعزیز صاحب بیٹھے تھے جبکہ بھائی پچھلی نشست پر تھا۔ گاڑی ڈرائیو کرتے خاکسار کو بار بار اپنی خواب یاد آ رہی تھی۔ تب خاکسار نے اپنی وہ خواب بھائی کو سنائی جس کو سن کے بھائی نے فوراً کہا کہ واہ بھائی بھلا میں کیوں ایسے موقعہ پر جب حضور ملاقات کے لئے تشریف لانے والے ہوں گے منتظمین سے الجھنے لگا۔ اس پر خاکسار نے بھائی سے کہا کہ یہ خواب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے والے حصہ کو تو میں خیال کر سکتا ہوں کہ میری دلی تڑپ کی وجہ سے ہو کہ ان دنوں حضور راولپنڈی اسلام آباد کے دورے پر آنے والے ہیں اور میری دلی تمنا ہے کہ وہ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں شاید اس وجہ سے میں ایسی خوابیں دیکھ رہا ہوں جن میں دیکھتا ہوں کہ حضور ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں لیکن آج کی خواب میں دوسرا حصہ بتاتا ہے کہ خواب کی کچھ حقیقت ہے کیونکہ حضور کی آمد پر احباب جماعت کی ملاقات بھی ہوگی تمہاری طبیعت میں کچھ تیزی ہے اگر دوران ملاقات منتظمین سے کچھ کمی رہ جائے تو برائے مہربانی اس خواب کا خیال کر کے خود کو قابو میں رکھنا۔

حضور کا دورہ اسلام آباد

11/ اپریل 1984ء کو حضور ربوہ سے جہلم تشریف لائے اور یہاں صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں پاکستان چپ بورڈ فیکٹری میں قیام فرمایا۔ شام کو حضور نے غیر از جماعت احباب کے درمیان رونق افروز ہو کر مجلس عرفان میں معززین کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ اگلے روز صبح 12/ اپریل کو بروز جمعرات حضور منگلا ڈیم پکنک کے واسطے تشریف لے

گئے اور شام سوا پانچ بجے بیت الفضل اسلام آباد پہنچے اس دوران جماعت اسلام آباد کی طرف سے خاکسار کی ڈیوٹی حضور کے حفاظتی دستہ میں لگا دی گئی۔ اسی رات پرائیویٹ سیکرٹری محمد اسلم شاد منگلا صاحب افسر حفاظت فدا حسین صاحب، مکرمی صلاح الدین ایوبی صاحب خاکسار کے ساتھ گھر تشریف لائے اس وقت خاکسار نے مکرمی منگلا صاحب کو ایک درخواست حضور کی خدمت میں پیش کرنے کو دی جس میں عرض تھا کہ حضور اپنے راولپنڈی اسلام آباد میں قیام کے دوران خاکسار کے غریب خانہ کو بھی برکت بخشیں اور ہمارے ہاں ایک وقت کی دعوت قبول فرمادیں۔ اس کے بعد 13`14`15 اپریل کو مکرمی منگلا صاحب معلوم کرنے پر خاکسار کو یہی جواب دیتے رہے کہ ''آپ کی درخواست حضور کی میز پر ہی پڑی ہے جبکہ باقی دعوتوں میں سے حضور نے جن کی منظوری دینی تھی وہ دیدی ہے۔ اگلے دن مکرمی منگلا صاحب نے خاکسار کو بتایا کہ آپ کی درخواست پر حضور نے یہ نوٹ فرمایا ہے کہ ''پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور امیر جماعت اسلام آباد اس کو Adjust کریں تا کہ کم سے کم وقت میں اپنا وعدہ پورا کر سکوں۔ یہ جاننے کے بعد کہ حضور خاکسار کے ہاں آنے کے لئے راضی ہیں میں نے مکرمی منگلا صاحب اور مکرمی شیخ عبدالوہاب صاحب سے درخواست کی کہ اب وہ کسی نہ کسی طرح ایک دن دعوت کا موقع پیدا کریں مگر دونوں نے خاکسار کو یہ بتا کر بہت فکر مند کر دیا کہ فی الحال تو حضور کے پاس کوئی فارغ وقت نہیں ہے اور رات کا وقت ملنا تو بالکل ہی ناممکن ہے جبکہ خاکسار کی دلی تمنا تھی کہ حضور اگر رات کی دعوت پر تشریف لائیں گے تو ہم لوگوں کو زیادہ وقت حضور کے قرب میں گزارنے کا میسر ہو سکے گا۔ ان دونوں قابل احترام بھائیوں نے خاکسار سے وعدہ کیا کہ وہ کسی مناسب وقت میں ضرور حضور سے اس بارہ میں Discuss کریں گے اور اگر مقررہ دنوں سے زائد حضور نے یہاں قیام فرمایا تو پھر ضرور آپ کی دعوت کے لئے وقت مل جائے گا۔

12/اپریل کو حضور بیت الفضل اسلام آباد پہنچنے کے بعد شام کو بیت الذکر اسلام آباد تشریف لے گئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد مجلس عرفان میں حضور نے احباب جماعت اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے مجلس عرفان میں بہت رش تھا۔ احباب کثرت سے راولپنڈی سے بھی پہنچے ہوئے تھے۔ مجلس عرفان کے دوران خاکسار کی ڈیوٹی محراب میں حضور کے قرب میں رہی۔ اس کے علاوہ حضور کے قیام کے دوران حضور کے قافلے کی پائلٹ کار میں خاکسار کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی خاکسار کی زندگی میں ایک طرح کی نئی خوشیوں کا آغاز ہوگیا۔

13/اپریل 1984ء کو جمعہ کی وجہ سے حضور نے دن کو ملاقاتیں نہیں فرمائیں۔ جمعہ پر جاتے ہوئے خاکسار نے اسلام آباد کے قائد ضلع سے کہا کہ خاکسار پائلٹ کار میں ہوتا ہے۔ لیکن اسلام آباد کے راستوں سے پوری طرح واقفیت نہیں رکھتا اس لئے اس کار میں ایک ایسے دوست ضرور ہونے چاہئیں جو اسلام آباد کے تمام راستوں سے خوب واقفیت رکھتے ہوں جس پر قائد صاحب نے خاکسار کو تسلی دی کہ جو دوست گاڑی چلا رہے ہیں وہ اسلام آباد کے راستوں کے کیڑے ہیں اس پر خاکسار مطمئن ہوگیا۔ جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ہم حضور کے قافلے کو ٹھیک ٹھاک لے گئے جمعہ کے لئے راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ قریبی اضلاع اور جماعتوں سے بھی کافی احباب آئے ہوئے تھے۔ بیت الذکر بھرپور طریقہ پر بھری ہوئی تھی۔ بیت الذکر سے بیت الفضل واپسی پہ طے تھا کہ ہم نے راستہ بدل کر جانا ہے۔ مارگلہ روڈ پر جس چوک سے ہم نے بیت الفضل کی طرف مڑنا تھا عین وہاں پہنچ کر اسلام آباد کی سڑکوں سے واقف دوست نے خاکسار سے معلوم کیا کہ کیا یہاں سے مڑنا ہے؟ اس پر خاکسار نے فوراً کہا مجھے معلوم نہیں اس کے ساتھ ہی ہماری پائلٹ کار کے ساتھ ہی قافلہ کی تمام گاڑیاں چوک کراس کر کے آگے نکل آئیں تو مجھے فوراً غلطی کا احساس ہوگیا کیونکہ اس چوک پہ ڈیوٹی دیتے ہوئے خدام ہماری گاڑیوں کے آگے نکل جانے پہ پریشانی سے ہاتھ ہلاتے نظر آئے۔ اب کیا کیا جا سکتا تھا ہم نے اگلے چوک سے گاڑی کو اس خیال سے بائیں طرف سڑک پر موڑ دیا کہ اندر کی کسی سڑک کے ذریعہ ہم بیت الفضل پہنچ جائیں گے مگر اس سڑک پہ بائیں طرف اندر جانے والی تمام سڑکیں آگے سے بند تھیں۔ اس صورت حال سے ہمارے چہروں کے رنگ فق ہوگئے۔ بہت دعائیں کرتے اور اپنی خطاؤں کی رب العزت سے معافی مانگتے ہم نے فیصلہ کر کے اگلی سڑک پہ گاڑی بائیں طرف کی سڑک پہ موڑ دی ہمارے پیچھے قافلہ کی تمام گاڑیاں مڑ گئیں مگر یہ سڑک بھی آگے سے بند تھی ہم نے جیسے تیسے بند گلی میں اپنی تمام گاڑیوں کو موڑا اور واپس اصل چوک میں آ کر ہم نے گاڑیاں بیت الفضل پہنچائیں۔ ہم میں سے ہر کوئی باتیں کر رہا تھا کہ حضور بیت الفضل پہنچتے ہی ہم پائلٹ کار والوں کو تو کھڑے کھڑے ڈیوٹی سے فارغ کر دیں گے۔ کہ یہ کس قسم کے لوگوں کو ایسی اہم ذمہ داری دی ہوئی ہے اور ہمارے بارے میں فیصلہ ہوگا کہ ان لوگوں کا آئندہ سے حضور کے بیت الفضل میں قیام کے دوران داخلہ ممنوع ہوگا۔ ان پریشان کن باتوں کو خاکسار سوچنے لگا کہ کتنے ارمانوں سے حضور کا قرب پانے کے یہ لمحات میسر آئے تھے ہماری ایک غلطی اب ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گی۔ انسان پہاڑ پہ چڑھتا تو ہزار مشکلوں سے ہے مگر ایک ذرا پاؤں پھسل جانے سے کہاں نیچے گہرے کھڈوں میں جا گرتا ہے کہ پھر اکثر اٹھنے کے قابل بھی نہیں رہتا۔ ان سوچوں کے ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور بیت الفضل پہنچتے ہی اوپر اپنے قیام والی منزل پہ چلے گئے۔ ہم لوگ ہمت کر کے اندر داخل ہوئے تو ہر کوئی سوال کرنے لگا کہ کیا ہوا تھا کیوں بھول گئے تھے۔ اس وقت خاکسار افسر حفاظت کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ حضور والی گاڑی میں تھے آپ بتائیں کہ حضور پائلٹ کار کی غلطی پہ ناراض تو نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ''نہیں حضور نے کچھ نہیں کہا'' پھر خاکسار حضور کی گاڑی کے ڈرائیور رحمت صاحب کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا ان دو معتبر لوگوں کے جوابات سے خاکسار کو کافی تسلی ہو گئی اس پر خاکسار خاموشی سے مکرمی منگلا صاحب کے دفتر میں جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہمیں اچانک باہر لاؤنج میں حضور کی آواز آئی جو مکرمی منگلا صاحب کی بابت پوچھ رہے تھے۔ مکرمی منگلا صاحب جلدی سے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں حضور کے پاس پہنچے۔ اس وقت ہمارے کمرے میں موجود خاکسار سمیت تین چار لوگ تھے جو مکرمی منگلا صاحب کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل آئے۔ حضور اس وقت مکرمی منگلا صاحب سے کچھ فرما رہے تھے حضور کو اس طرح ناراض موڈ میں دیکھ کر خاکسار کی تو جان ہی نکل گئی کہ ابھی حضور مجھ پر نظر پڑتے ہی جمعہ سے واپسی والے واقعہ پر خاکسار کو جھاڑیں گے۔ مگر قربان جاؤں میں اپنے مولا کریم کے کہ اس نے حضور کو ایسی فراست عطا فرمائی تھی کہ وہ بہت اچھی طرح جان چکے تھے کہ اس وقت خاکسار کے پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے اور دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ حضور ضرور جان چکے ہوں گے کہ ان لمحات میں خاکسار کو جھاڑ کی نہیں بلکہ حد درجہ پیار کی ضرورت تھی تبھی تو حضور نے خاکسار پہ نظر ڈالتے ہوئے فرمایا ''آپ کا کیا حال ہے افتخار'' اس ایک جملہ پر خاکسار حوصلہ پا کر جلدی سے حضور کے ہاتھوں کو تھامنے کے لئے آگے بڑھا۔ خاکسار کے اس طرح بڑھنے سے مہربان و شفیق آقا نے اپنا دست مبارک خاکسار کی طرف بڑھا دیا۔ اس لمحہ حضور کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے تنکے کو کوئی طاقتور سہارا مل گیا ہو۔ تمام جسم میں وہ توانائی جو کچھ دیر پہلے زائل ہو چکی لگتی تھی حضور کے ہاتھوں میں آتے ہی بدن میں دوبارہ سرایت کرتی محسوس ہوئی۔ خاکسار نے دل ہی دل میں اپنے مہربان و شفیق آقا کی اس طرح ستاری فرمانے پر لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ خدائے رحیم و کریم میرے آقا کو اس کا بہت بہت اجر دے۔ (آمین)

14/اپریل 1984ء۔ خاکسار صبح ہی ڈیوٹی پہ بیت الفضل اسلام آباد پہنچ گیا۔ حالانکہ گزری رات 2 بجے گھر گیا تھا۔ آج صبح ملاقاتوں کا وقت تھا۔ سب سے پہلے فیملی ملاقاتیں تھیں اور اس کے بعد وفود کی ملاقاتیں تھیں۔ ان ملاقاتوں کے دوران افسر حفاظت کے ساتھ خاکسار کی ڈیوٹی تھی۔ بیت الذکر اسلام آباد میں بعد نماز مغرب وعشاء مجلس عرفان میں حضور نے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ہر روز پہلے کی نسبت زیادہ لوگ شامل ہوتے ایک عجب سماں بندھا ہوتا۔ کہ ان مجالس سے واپس آ کر بھی ہم لوگ اکثر حضور کے انداز بیان اور فصاحت و بلاغت پر عش عش کرتے ہوئے گھنٹے تک باتیں کیا کرتے۔ وہ بڑے مزے کے دن تھے اور ان کی یادیں بہت فرحت بخش ہیں۔

15/اپریل 1984ء صبح بیت الفضل جانے سے پہلے ناشتہ کی غرض سے کھانے والے کمرہ میں گیا تو دیکھا وہاں خاکسار کا بھائی (انصار) پہلے سے ناشتہ کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر خاکسار کو رات کو دیکھا خواب یاد آ گیا۔ خاکسار نے اپنے بھائی (انصار) سے کہا کہ ملاقات کے سلسلہ میں کسی بھی تلخی سے گریز کرنا۔

خاکسار کو بھائی نے تسلی دی کہ آپ فکر نہ کریں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ خاکسار اپنی ڈیوٹی بجا لانے کے لئے بیت الفضل حاضر ہوگیا۔ صبح کے وقت بھی احباب کی ملاقاتیں تھیں شام کو ہماری راولپنڈی جماعت کے ان احباب کی حضور سے ملاقات تھی جو اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو لائے ہوئے تھے ان میں خاکسار کا بھائی اپنے دوست حافظ ارشاد صاحب کو لے کر آیا ہوا تھا۔ حافظ صاحب نے چند روز پہلے ہی ہمارے گھر میں مجلس مذاکرہ کے بعد مولانا غلام باری سیف صاحب کی محفل میں بیعت کی تھی۔ شام کو جب خاکسار اندر ہال میں ڈیوٹی کے دوران راولپنڈی کے احباب کو مع ان کے دوستوں کے بیٹھتے ہوئے دیکھ رہا تھا تو ہال کو لوگوں سے بھرتے جانے پہ اور بھائی (انصار) کو اندر نہ دیکھ کر کچھ پریشانی محسوس کرنے لگا تھا کہ دیکھا بھائی کے دوست حافظ ارشاد صاحب اندر آ گئے ہیں مگر میرا بھائی اندر نہیں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد منتظمین نے ہال کے کھچا کھچ بھر جانے پہ ہال کے دروازہ کو بند کر دیا۔ اب تو خاکسار واقعی بہت پریشان ہوگیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ حضور کسی بھی لمحہ آ سکتے تھے۔ اس وقت خاکسار نے باہر کسی کو اونچی آواز میں بولتے سنا۔ خاکسار جلدی سے ڈرائینگ و ڈائننگ کے درمیان پڑے پردہ کو ہٹا کر ڈائننگ روم میں آیا وہاں سے کچن میں اور کچن سے ہال میں آیا تو دیکھا میرا بھائی مکرمی مسعود لطیف صاحب سے الجھا ہوا تھا۔ خاکسار دوڑ کے بھائی کے پاس پہنچا اور اسے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو میرا صبح بتایا خواب بھی تمہیں یاد نہیں رہا۔ بھائی مجھے کہنے لگا یہ مجھے اندر نہیں جانے دے رہے اور میرا دوست اندر جا چکا ہے اس کی حضور سے ملاقات کون کروائے گا۔ خاکسار نے کہا آؤ میرے ساتھ اور اسے لے کر اس صوفہ کے آگے قالین پہ بٹھا دیا جہاں حضور نے آ کر تشریف فرما ہونا تھا۔ شکر الحمدللہ کہ حضور کے تشریف لانے سے پہلے یہ تمام بدمزا کر دینے والی صورت حال ٹھیک ہو چکی تھی اور حضور کے ساتھ احباب جماعت راولپنڈی اور ان کے دوستوں کی ملاقات بہت اچھی اور یادگار رہی۔

خونی پیچش

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''گرمیوں کے خشک موسم میں خونی پیچش ہو جائے تو ایکونائیٹ چوٹی کی دوا ہے جو خشک گرمی اور خشک سردی دونوں میں کام کرتی ہے''۔

(صفحہ:396,395)

فرخ سلطانی

ضرورۃ الامام کے چند اہم مضامین

مختصر سوال جواب کی شکل میں

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ضرورۃ الامام ستمبر 1897ء میں تالیف فرمائی۔ روحانی خزائن کی جلد 13 میں موجود یہ کتاب 49 صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے امامت حقہ اور بیعت کی حقیقت کے اہم مضامین کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ امام الزمان کون ہوتا ہے، اس کی علامات کیا ہیں اور اس کو دوسرے ملہموں اور خواب بینوں اور اہل کشف پر کیا فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کن دو صحابہ کے صاحب الہام ہونے کی مثالیں دی ہیں۔

حضرت عمرؓ۔ حضرت اویس قرنیؒ

2۔ امام الزمان میں کونسی 6 قوتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

قوت اخلاق۔ قوت امامت، بسطت فی العلم۔ عزم۔ اقبال علی اللہ۔ کشوف والہامات۔

3۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں کون ولی ان کے مقابلہ کی وجہ سے ہلاک کیا گیا۔

بلعم

4۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے کس حواری کو شیطان کے لفظ سے یاد کیا۔

پطرس

5۔ سچے الہام کی حضور نے کتنی علامتیں بیان کی ہیں۔

10

6۔ شہد کی مکھیوں کے امام کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔

یعسوب

7۔ دو سابقہ بزرگ اور ایک فرقہ جو وفات مسیح کے قائل تھے ان کے نام کیا تھے۔

امام مالک۔ ابن حزم۔ فرقہ معتزلہ

8۔ حضور نے اپنے کونسے 4 قسم کے نشانوں کا ذکر کیا ہے۔

فصاحت و بلاغت۔ علم قرآن۔ قبولیت دعا۔ اخبار غیبیہ۔

9۔ الہام کے 3 طبقے کونسے ہیں؟

ادنیٰ۔ اوسط۔ اعلیٰ

10۔ حضور نے اپنے ایک رفیق کا خط ایک دوست کے نام اس کتاب میں درج کیا ہے ان رفیق کا نام تحریر کریں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

11۔ حضور نے علم تفسیر میں مثال کے طور پر اپنے کونسے رفقاء کی مثالیں دی ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

12۔ حضور پر لگایا جانے والا انکم ٹیکس کا جھوٹا مقدمہ کب ختم ہوا۔

17 ستمبر 1898ء

13۔ اس وقت ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا نام کیا تھا۔

ٹی ڈیکسن

14۔ یہ رسالہ کتنے دن میں لکھا گیا۔

ڈیڑھ دن میں

15۔ حضور نے بعض پرانے بزرگوں کے کشوف کا ذکر کیا ہے جنہوں نے کشوف کی تاویل کی۔ ان کے نام لکھیں۔

حضرت مجدد الف ثانی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی

مرزا مظہر احمد صاحب

محترم چوہدری مظفر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ

مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب چونڈہ کے صدر تھے۔ امیر حلقہ ہونے کی وجہ سے بھی آپ کو امیر صاحب کہتے تھے۔ ابتداء میں کچھ عرصہ تو آپ قائمقام کے طور پر کام کرتے رہے پھر 1995ء میں باقاعدہ منتخب ہو کر خدمت کی توفیق پائی۔ جس طرح آپ نے کام کیا وہ قابل ذکر ہی نہیں قابل تقلید بھی ہے۔ سب کو ساتھ لے کر چلے۔ اتحاد و اتفاق کی فضا میں کام کیا۔ جماعت احمدیہ چونڈہ آپ کی قیادت و راہنمائی میں کام کر کے رواں دواں اور مطمئن تھی۔

آپ کی عادات بہت اچھی تھیں۔ لوگ جلد آپ سے مانوس ہو جاتے تھے۔ جماعت کے بزرگوں، نوجوانوں اور بچوں میں آپ یکساں مقبول تھے۔ سب کے ہمدرد، سب کے خیر خواہ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور عبادت میں بھی اچھا نمونہ تھے۔ لباس بڑا صاف ستھرا رکھتے تھے۔ اچھے کھدر کو لباس کے لئے بہت پسند کرتے تھے۔ گلی، محلّہ کی بھی رونق تھے اور ماحول اور معاشرہ کے لئے بھی ایک مفید وجود۔ آپ کی وفات پر چونڈہ اور علاقہ کے غیر از جماعت لوگوں نے بھی گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔ ہمارے گھرانے سے آپ کا تعلق بڑے بھائیوں جیسا تھا۔ ہمارا کوئی بھی مسئلہ ہوتا تو ہم آپ سے ضرور مشورہ کرتے تھے۔ ہومیو پیتھی کے متعلق آپ کی معلومات اور تجربہ کافی تھا۔ اس لحاظ سے بھی ہم ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ بلکہ میں تو ان کو اپنا فیملی ڈاکٹر ہی خیال کرتا تھا۔ گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو ہم آپ کو فون کر دیتے۔ آپ پہلے تو دیسی علاج تجویز کرتے اگر فائدہ نہ ہوتا تو ہومیو پیتھی نسخہ بتاتے اور اس سے عموماً خدا کے فضل سے فائدہ ہوتا۔ بعض ڈاکٹری پیشہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اگر آپ سے ہومیو پیتھی کے متعلق بات چیت کرتے تو آپ کی معلومات سے بہت متاثر ہوتے۔

کام کرنے والوں پر پورا بھروسہ اور اعتماد کرتے تھے۔ اس بات پر بھی ہمیں بڑی خوشی ہوتی تھی کہ آپ سے ہر بات بے تکلفی سے کر لیتے تھے۔ آپ اپنے عہدہ کو کسی کے لئے پریشانی کا باعث نہیں بننے دیتے تھے۔

دینی مطالعہ بھی آپ کا بہت وسیع تھا۔ کئی مذاکرے ہمارے گھر میں ہوئے۔ آپ غیر از جماعت لوگوں کو اس رنگ میں سمجھاتے کہ وہ آسانی سے بات کو سمجھ جاتے اور آپ کی دینی معلومات سے بہت متاثر ہوتے خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بیعتیں کرانے کی بھی توفیق ملی۔ اتوار کا دن تو مجلس مذاکرہ کے لئے آپ نے مخصوص کیا ہوا تھا۔ اپنے دفتر میں بھی دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ پھر ہمیں بتاتے کہ آج سارا دن میں نے دعوت الی اللہ کی ہے اور کہتے کہ جن سے بات چیت کرتا ہوں وہ بیعت کریں نہ کریں مخالفت سے ضرور باز آ جائیں گے۔

پھولوں اور پودوں سے آپ کو بہت پیار تھا۔ احمدیہ قبرستان چونڈہ میں آپ کے مشورہ اور راہنمائی سے کافی بیلیں اور پودے لگائے گئے تھے۔ پودے لانے اور لگانے میں آپ بھی وقت دیتے اور ساتھ کام کرتے تھے۔ اگر ہم اصرار کرتے کہ آپ ہمارے امیر ہیں آپ آرام کریں ہم کام کرتے ہیں تو آپ انکار کر دیتے اور کام وغیرہ میں شامل ہوتے تھے۔

احمدیہ قبرستان آپ ہی کے دور میں بنا تھا اس کے تعمیری کام اور سہولیات کا انتظام بھی کروایا اور اس کو خوبصورت اور مثالی بنانے کے لئے کئی کام وہاں کروائے اسی طرح بیت الذکر کی توسیع جس میں لجنہ ہال بنایا گیا اور اسی ہال کے اوپر شاندار مربی ہاؤس کی تعمیر، آپ کی ذاتی دلچسپی اور توجہ کا ہی ثمرہ ہے۔

ہم اپنے ذاتی پروگراموں میں آپ کو خصوصی دعوت دیا کرتے تھے۔ بڑے بھائی کی شادی تھی جس میں آپ ہماری درخواست پر شامل ہوئے۔ ایک بھائی ان دنوں جنوبی کوریا میں رہتے ہیں وہ بھی آپ سے بہت مانوس تھے۔ انہوں نے مجھے فون کیا کہ امیر صاحب کی مووی فلم بناؤ اور ان کی باتیں ریکارڈ کر کے مجھے بھجوا دو۔ وہ بھائی اکثر آپ سے فون پر بات کرتے رہتے تھے اور آپ کی وفات سے تین چار روز قبل بھی فون پر بات ہوئی تھی۔ وہ اکثر اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ سے مشورہ کرتے رہتے تھے اور آپ نہایت ہمدردی کے رنگ میں راہنمائی کرتے اور حوصلہ دیتے رہتے تھے۔

آپ میں عاجزی و انکساری بہت تھی۔ کسی کام میں کوئی عار نہیں بلکہ پروگراموں میں عملی حصہ لے کر بہت خوشی محسوس کرتے اور آپ کی شمولیت سے باقی احباب بھی کام بڑی سرگرمی سے کرتے۔

ایک دفعہ ضلعی پروگرام کے تحت چونڈہ کے غربی جانب ایک گاؤں باگنیاں میں وقار عمل تھا اور آپ سارا وقت اس وقار عمل میں حصہ لیتے رہے اور کام کرتے رہے۔ غیر از جماعت لوگ سب کو کام کرتا دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ راستہ کافی خراب تھا۔ اس کو ٹھیک ٹھاک کیا گیا۔ وہاں پر احمدیت زندہ باد کے نعرے لگے اور نعروں میں غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ بھی تھی کہ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ دیگر مصروفیات کے باوجود آپ نے مہمانوں کے لئے وقت نکالا اور حتی المقدور ان کی خدمت کی۔ مرکزی مہمانوں کو اپنے گھر لے جاتے اور ان کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔

آپ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے جماعتی کام کو نظر انداز نہیں کرتے تھے بلکہ جماعتی پروگراموں کی خاطر ہمیشہ ذاتی مصروفیت کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔ اور ایسا ہمیں مجلس مذاکرہ کے پروگرام میں اکثر نظر آتا تھا۔ دیگر جماعتی عہدیداروں کے لئے آپ کا طرز عمل، جذبہ خدمت دین اور ذمہ داری کا احساس عمدہ نمونہ تھا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے بچے آپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پائیں۔ آمین

ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد

انٹرنیشنل ذیابیطس فیڈریشن کی رپورٹ کے مطابق 1985ء میں ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد تین کروڑ تھی جو 1995ء میں 13 کروڑ ہو گئی اس وقت دنیا میں اس کے مریضوں کی تعداد 19 کروڑ چالیس لاکھ ہے اور خدشہ ہے کہ 2025ء تک یہ تعداد 32 کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔ مریضوں کے لحاظ سے بھارت سرفہرست ہے جہاں ساڑھے تین کروڑ، چین میں دو کروڑ 38 لاکھ، امریکہ میں ایک کروڑ سترہ لاکھ، پاکستان میں ایک کروڑ 42 لاکھ، روس میں 97 لاکھ، جاپان میں 67 لاکھ افراد ذیابیطس کے مریض ہیں۔ جبکہ بڑے افراد میں زیادہ شرح کے لحاظ سے ناروے میں 32.2 فیصد، یو اے ای میں 20.1 فیصد اور کویت میں 12.8 فیصد افراد شوگر کے مریض ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35422 میں بشارت احمد ثانی ولد حسن محمد قوم جٹ راجو پیشہ زمیندارہ عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 20 ایکڑ واقع لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ مالیتی 600000/- روپے۔ مکان واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا نصف حصہ 160000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشارت احمد ثانی ولد حسن محمد لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود بدر ولد محمد ابراہیم شمس محمود آباد سٹیٹ ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد ٹالی سٹیشن ضلع میر پور خاص سندھ

مسل نمبر 35423 میں بشریٰ بشارت زوجہ بشارت احمد ثانی قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی 34000/- روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 10000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ بشارت زوجہ بشارت احمد ثانی لطیف نگر سندھ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ثانی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود بدر ولد محمد ابراہیم شمس محمود آباد سٹیٹ سندھ

مسل نمبر 35424 میں سردار محمد خان ولد خیرے خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 62 سال بیعت 1960ء احمدی ساکن محمود آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 17 ایکڑ واقع نزد مصطفیٰ فارم کنری مالیتی 850000/- روپے۔ پلاٹ رقبہ ساڑھے سات مرلے واقع کنری مالیتی 125000/- روپے۔ پلاٹ رقبہ ساڑھے سات مرلے واقع کنری مالیتی 125000/- روپے۔ پلاٹ رقبہ 240 مربع گز واقع گلشن رحمان کراچی مالیتی 125000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4400/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور مبلغ 24000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سردار محمد خان ولد خیرے خان محمود آباد فارم سندھ گواہ شد نمبر 1 سعید احمد وصیت نمبر 21413 گواہ شد نمبر 2 یعقوب احمد وصیت نمبر 32443

مسل نمبر 35425 میں وقار النساء بنت شفیق احمد قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 18 گرام مالیتی 8450/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ وقار النساء بنت شفیق احمد میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد گوندل والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ارائیں ولد کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص سندھ

مسل نمبر 35426 میں احمد اسلام طاہر ولد محمد ابراہیم قوم آرائیں پیشہ دوکانداری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد اسلام طاہر ولد محمد ابراہیم ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم وصیت نمبر 21047 گواہ شد نمبر 2 عبد السلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35427 میں صدف بلوچ بنت غلام نبی بلوچ قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی 3700/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صدف بلوچ بنت غلام نبی بلوچ حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد چوہدری وصیت نمبر 17223 گواہ شد نمبر 2 شکور احمد ولد غلام نبی عادل حیدر آباد سندھ

مسل نمبر 35428 میں انوار احمد ولد محمد حنیف قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انوار احمد ولد محمد حنیف ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد وصیت نمبر 20559 گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف وصیت نمبر 30226

مسل نمبر 35429 میں محمد پنھل ولد نبی بخش قوم سیال پیشہ کارپینٹر عمر 60 سال بیعت 1974ء ساکن نصیر آباد ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 2450 فٹ واقع نصیر آباد ضلع لاڑکانہ مالیتی 400000/- روپے۔ دو عدد دوکانیں واقع نصیر آباد ضلع لاڑکانہ مالیتی 200000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (1000+3000) روپے ماہوار بصورت (کارپنٹری + کرایہ دوکان) مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد پنھل ولد نبی بخش نصیر آباد ضلع لاڑکانہ سندھ گواہ شد نمبر 1 فضل الٰہی شاہد ولد ماسٹر عبد الرشید لاڑکانہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد ابڑو ولد مولوی محمد انور لاڑکانہ

مسل نمبر 35430 میں امۃ السلام زوجہ ظہور الٰہی توقیر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی 56100/- روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 25000/-

روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیتُ تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ السلام زوجہ ظہور الٰہی توقیر اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد کشور ولد صادق علی دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر جمیل احمد وصیت نمبر 29853

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

امداد مریضان کیلئے صدقات

☆ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

ابتلاؤں، بیماریوں اور پریشانیوں کو ٹالنے کا بہترین ذریعہ دعا اور صدقات ہیں۔ اپنے صدقات امداد مریضان کی مد میں جمع کروائیں۔ جس کی بدولت ہر سال ہزاروں نادار مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم کریم اللہ صاحب دارالصدر شمالی کا بیٹا رضوان چوہدری بعمر 7 ماہ بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال کے C.C.U میں داخل ہے۔

☆ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب کے بہنوئی مکرم ملک وسیم احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور گردوں کے فیل ہونے کی وجہ سے شیخ زاید ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب جوہر ٹاؤن لاہور گزشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔

☆ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور کی بڑی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ سمن آباد لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ مکرمہ امۃ الحیٔ وردانہ صاحبہ کارکن دفتر لجنہ پاکستان اہلیہ مکرم ارشد علی صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2 دسمبر 2003ء بروز منگل پہلی بچی سے نوازا ہے۔ اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امۃ الحلیم عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم آف چک 101 جنوبی سرگودھا کی نواسی اور مکرم ناظر حسین صاحب آف جنگل کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ساکن سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 23 نومبر 2003ء بعمر 77 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز مورخہ 24 نومبر 2003ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعد از نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب راجیکی صدر جماعت احمدیہ سعد اللہ پور نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد سیف زعیم اعلیٰ انصار اللہ پشاور روڈ راولپنڈی اور مکرم طاہر احمد طیب ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی والدہ تھیں اور مکرم ڈاکٹر حافظ فضل الرحمٰن بشیر صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال مورو گورو تنزانیہ کی خوشدامن تھیں۔ آپ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع وشہر کیلئے بھجوا رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور کوڑا کرکٹ ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں امریکی فوج کا آپریشن عراق کے شہر موصل اور دیگر شہروں میں مختلف چھاپوں کے دوران امریکی فوج نے 70 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ فوج نے گھر گھر تلاشی لی۔ صدام کی فدائی ملیشیا کا کرنل ہلاک کر دیا گیا۔ عراق میں تعمیر نو کے ٹھیکوں پر کئی ملکوں نے اعتراضات کئے ہیں۔

خوست کا فوجی اڈہ تباہ افغانستان میں بگرام ائیر بیس پر راکٹوں کی بارش کی گئی اور خوست کا فوجی اڈہ تباہ کر دیا گیا۔ ان حملوں کا الزام طالبان اور القاعدہ پر لگایا گیا ہے۔ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ افغانستان حکومت پر حملے پاکستانی سرزمین سے ہو رہے ہیں۔

24 سال بعد سربراہی ملاقات مصر کے صدر حسنی مبارک اور ایرانی صدر خاتمی نے جنیوا میں اقوام متحدہ کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کانفرنس کے موقع پر ملاقات کی۔ دونوں ملکوں کے درمیان 24 سال بعد اعلیٰ سطح پر رابطہ ہوا ہے۔ 80-1979ء میں ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد معزول ایرانی رہنما شاہ محمد رضا کو قاہرہ میں پناہ دینے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔

افغانستان میں بھارتی تنصیبات کی حفاظت بھارت نے افغانستان میں اپنی تنصیبات کی حفاظت کے لئے کمانڈوز بھیجنے کا اعلان کیا ہے؟ افغانستان میں 2 بھارتی ورکروں کے اغوا کے بعد بھارت کے جائنٹ سیکرٹری برائے سیکورٹی نے افغانستان میں بڑھتے ہوئے خطرات کی رپورٹ کی تھی۔

دمشق میں سینکڑوں افراد کا مظاہرہ سینکڑوں شامی شہریوں نے جمہوری آزادیوں کے حق میں وزیراعظم کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا اور اپنے مطالبات کی عرضداشت وزیراعظم کے سیکرٹری کو پیش کی کہ سیاسی و جمہوری آزادیاں بحال کی جائیں۔ سیاسی قیدی رہا کئے جائیں اور مارشل لا قوانین ختم کئے جائیں۔

مشرقی یورپ میں امریکی فوجی اڈے امریکہ نے مشرقی یورپ میں اپنے نئے فوجی اڈے قائم کرنے کے منصوبے سے روس کو آگاہ کر دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق روس کے فوجی حلقوں میں امریکہ کے اس منصوبے کے بارے تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ روس نے کہا ہے کہ وسط ایشیا تک پھیلے امریکی اڈے اور دیگر تنصیبات قابل تشویش ہیں۔ امریکہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ اقدام بڑے عالمی مسائل کو حل کرنے کے لئے اٹھایا جا رہا ہے۔ روس سمیت کسی ملک کے خلاف نہیں۔

جاپان فوج عراق نہ بھیجے چین نے جاپان پر زور دیا ہے کہ وہ عراق میں اپنی فوج نہ بھیجے۔ عراق میں صورتحال بگڑ رہی ہے اتحادی فوج پر حملے مزید بڑھیں گے۔ جاپانی فوج عراق میں الجھ سکتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپانی آئین کے تحت جاپان کسی غیر ملک میں اپنی فوج نہیں بھیج سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے ملک کے ساتھ مل کر مشترکہ جنگی کارروائی کر سکتا ہے۔

دولت مشترکہ یرغمال بن گئی زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ یرغمال بن گئی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ دنیا کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک انصاف پر مبنی انفارمیشن معاشرہ اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب زیادہ سماجی انصاف ہو، انہوں نے کہا کہ امیر ملک غریب ملکوں کو کمپیوٹر دینے سے پہلے بجلی اور ٹیلی فون دیں۔ نیوز ورلڈ آرڈر کے ذریعے کچھ ملک دوسرے ملکوں پر قبضہ کرنے کیلئے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی استعمال کر رہے ہیں۔

تل ابیب میں خودکش بم دھماکہ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں خودکش بم دھماکے میں 3 افراد ہلاک اور 19 زخمی ہو گئے دھماکہ گنجان کاروباری علاقہ ایلن بی سٹریٹ کے کیفے میں ہوا۔ دھماکے کی ذمہ داری کسی نے قبول نہیں کی۔

کریملن دھماکے کی ذمہ داری روس نے کریملن میں ہونے والے بم دھماکہ کا الزام القاعدہ پر عائد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ دھماکے میں چیچن حریت پسند ملوث ہیں جن میں عرب ممالک میں موجود القاعدہ کے ارکان شامل ہیں۔ دھماکے میں ملوث ایک خاتون حملہ آور سمیت 7 افراد مارے گئے تھے۔

اٹلی میں خودکش حملہ اٹلی میں ایک یہودی عبادت گاہ پر خودکش حملہ ہوا جس کے باعث ایک شخص ہلاک ہو گیا اور اردگرد کی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

اقوام متحدہ کا عملہ عراق نہیں بھیجیں گے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق میں سیکورٹی کی غیر مستحکم صورتحال کے باعث مستقبل قریب میں اقوام متحدہ کا عملہ عراق بھیجے جانے کا امکان نہیں۔ انہوں نے سلامتی کونسل میں پیش کی جانے والی اپنی رپورٹ میں کہا کہ آئندہ کئی ماہ تک اقوام متحدہ کو عراق میں نہایت مشکل صورتحال میں کام کرنا پڑے گا۔

روس میں صدارتی انتخاب روس میں صدارتی انتخاب اگلے سال 14 مارچ کو ہوگا۔ گزشتہ روز پارلیمنٹ کے ایوان بالا نے متفقہ قرارداد منظور کی۔ اگرچہ صدر پیوٹن نے ابھی تک ان انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان نہیں کیا تاہم امید ہے کہ وہ انتخاب لڑیں گے۔

بغداد میں بینک ڈکیتی عراق کے دارالحکومت بغداد میں ڈاکوؤں نے ایک بنک سے 5 لاکھ ڈالر لوٹ لئے۔ امریکی حکام نے کہا ہے کہ یہ رقم دہشت گردی کیلئے استعمال ہو سکتی ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
ہفتہ	13۔دسمبر	زوال آفتاب	12-02
ہفتہ	13۔دسمبر	غروب آفتاب	5-07
اتوار	14۔دسمبر	طلوع فجر	5-31
اتوار	14۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-58

اپوزیشن کوتحریک کا شوق ہے تو پورا کر لے۔

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے دباؤ میں نہیں آئے گی۔ اگر اپوزیشن کو 18 دسمبر کے بعد تحریک چلانے کا شوق ہے تو وہ اپنا شوق پورا کر لے، معاملہ فہمی کے لئے لچک دکھانا ہوگی۔ گوادر کی ترقی وخوشحالی اور بندرگاہ کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔ صدر مملکت نے یہ بات کوئٹہ میں ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس عمل کے ساتھ مذاکرات چل رہے ہیں۔ جن میں انتخابات کا طریقہ کار ججوں کا تقرر، قومی سلامتی کونسل، آرٹیکل 58(2)B کے ذریعے حکومت اور اسمبلیوں کی برطرفی کا طریقہ کار، فوجی عہدوں پر تقرر، لوکل گورنمنٹ کا نظام اور میری (جنرل مشرف کی) فوجی وردی شامل ہے۔ ملک کی سرزمین تخریبی سرگرمیوں کے لئے استعمال نہیں کی جاسکتی۔ گوادر پورٹ کراچی بندرگاہ کی طرز پر چلائی جائے گی۔

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ شاہ احمد نورانی کا انتقال۔ متحدہ مجلس عمل اور جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مورخہ 11/دسمبر بروز جمعرات اسلام آباد میں 78 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ روزنامہ نوائے وقت 12/دسمبر 2003ء کے مطابق شاہ احمد نورانی پارلیمنٹ ہاؤس میں رضا ربانی کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے تیاری کر رہے تھے کہ باتھ روم میں غسل کے دوران ان پر دل کا شدید حملہ ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ شاہ احمد نورانی یکم اپریل 1926ء کو میرٹھ میں شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ہاں پیدا ہوئے۔ میرٹھ سے درس نظامی کیا۔ الٰہ آباد سے گریجوایشن کی۔ پاکستان آنے کے بعد کراچی رہائش پذیر ہوئے۔ 1970ء میں سیاست شروع کی اور قومی اسمبلی کے ممبر بنے۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دلوانے کا بل اسمبلی میں پیش کیا۔ شاہ احمد نورانی پر سعودی عرب جانے پر پابندی تھی۔ پس ماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا دینی تعلیم یافتہ جبکہ دوسرا امریکہ میں ہے۔ دونوں بیٹے غیر شادی شدہ ہیں۔

پاک بھارت مذاکرات جلد ہوں گے۔

وزیر خارجہ میاں خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان کی خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر سمیت تمام مسائل کے حل کے لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات جلد از جلد ہوں۔ انہوں نے کہا پاکستان مسئلہ کشمیر کے لئے کوئی بیرونی حل قبول نہیں کرے گا۔ اسلام آباد میں سارک کانفرنس میں بھارتی وزیراعظم بھی شرکت کریں گے۔ سارک کارکن نہ ہونے کی وجہ سے کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بات نہیں ہوسکتی۔ ایران اور پاکستان کے درمیان افغانستان میں طالبان کی وجہ سے غلط فہمی تھی اب وہ تو نہیں رہی بلکہ تعلقات میں گرمجوشی بھی پیدا ہوئی ہے خارجہ پالیسی کامیاب جارہی ہے۔ افغانی وزیر خارجہ عبداللہ عبداللہ جلد ہی اسلام آباد آنے والے ہیں۔ وہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

جنرل مشرف نے مشکل سے جمہوریت کی ابتداء کی ہے۔ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ عوام کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ سیاست یا مذہب کے نام پر افراتفری پھیلائے۔ ہمیں ملک کی ترقی، خوشحالی، غربت کے خاتمہ تعلیم کے فروغ اور پاکستان کے شاندار مستقبل کے لئے حکومت پر اعتماد کا اظہار کرنا ہوگا۔ صدر جنرل مشرف نے مشکل سے جمہوریت کی ابتداء کی اس لئے شور مچانے کی ضرورت اور جواز نہیں ہے۔ عوام کسی کو سیاست یا مذہب کے نام پر افراتفری پھیلانے کی اجازت نہ دیں۔ غریب آدمی پر مہنگائی کے بوجھ کا اعتراف ہے۔ مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔ ملک کو بحران سے نکالنے کے لئے پاک فوج نے بہترین کردار ادا کیا۔ موجودہ حکومت مدت پوری کرے گی۔

قانون شکن عناصر کے ساتھ کسی قسم کی نرمی اختیار نہیں کی جائے گی حکومت کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتی۔ موجودہ حکومت کے ایک سال کے دور حکومت میں شرافت، بردباری اور بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوا۔ اس حکومت کے دور میں اندرون ملک انتہا پسندی اور فرقہ واریت کا خاتمہ ہوا اور بیرونی ممالک میں پاکستان کا معیار بلند ہوا۔ چند سال قبل دہشت گرد کہلاتے والا پاکستان آج دنیا بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پریس اور اپوزیشن کو جو آزادی آج حاصل ہے۔ وہ کسی دور حکومت میں نہ تھی۔ صدر نے اپنے وعدے کے مطابق انتخابات کروا کر حکومت عوام کے منتخب نمائندوں کو سونپ کر جمہوریت پسند ہونے کا ثبوت دے دیا۔ حکومت کے جمہوری اقدامات سے خائف اپوزیشن ایل ایف او اور وردی کے مسئلہ میں عوام کو الجھانا چاہتی ہے۔ فرقہ واریت اور تشدد پسندی سے ہماری آئندہ نسلوں کے لئے شدید خطرات ہیں۔ قانون شکن عناصر کے ساتھ کسی قسم کی نرمی اختیار نہیں کی جائے گی وزیر داخلہ شورکوٹ میں ایک استقبالیہ میں خطاب کر رہے تھے

• **مطلع ابر آلود رہے گا ربوہ سمیت** لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور گوجرانوالہ ڈویژنوں میں مطلع ابر آلود رہے گا۔ سب سے زیادہ سردی کالام میں پڑی جہاں پر کم سے کم درجہ حرارت منفی 6 سینٹی گریڈ رہا۔ پنجاب کے بعض علاقوں میں ہلکی دھند کا آغاز ہوگیا ہے تاہم ربوہ اور ملحقہ علاقوں میں دھند کا سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا۔

بھارتی وزیراعظم بذریعہ بس لاہور آئیں گے۔ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی ایک بار پھر امرتسر سے لاہور تک بذریعہ بس سفر کریں گے۔ بھارتی وزیراعظم سارک سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے آرہے ہیں۔ ان کی روانگی کے لئے حفاظتی اقدامات مکمل کر لئے ہیں۔ یاد رہے فروری 1997ء میں پاکستانی وزیراعظم نواز شریف کی دعوت پر بھارتی وزیراعظم واجپائی بذریعہ بس لاہور آئے تھے، دریں اثنا پاکستان اور بھارت کے ریلوے حکام واجپائی کی پاکستان آمد سے قبل سمجھوتہ ایکسپریس بحال کرنے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

قومی کرکٹ ٹیم نیوزی لینڈ پہنچ گئی پاکستانی کرکٹ ٹیم نیوزی لینڈ کے چالیس روزہ دورے پر ہانگ کانگ کے راستے نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ پہنچ گئی ہے۔ دورے کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان دو ٹیسٹ اور پانچ ون ڈے میچز کھیلے جائیں گے۔ جب کہ پاکستانی ٹیم اپنے دورے کا آغاز 14 دسمبر کو سہ روزہ کرکٹ میچ سے کرے گی۔ قیادت انضمام الحق کر رہے ہیں جب کہ یوسف یوحنا نائب کپتان ہیں۔ دیگر کھلاڑیوں میں توفیق عمر، عمران فرحت، سلیم الٰہی، یاسر حمید، عاصم کمال، یونس خان، معین خان، عبدالرزاق، محمد سمیع، شبیر احمد، عمر گل، اظہر محمود، شعیب اختر، شعیب ملک، دانش کنیریا شامل ہیں۔ اس دورے کے لئے ٹیم کے مینیجر ہارون رشید اور کوچ جاوید میانداد ہوں گے۔

پاکستان روس سے 12 ارب مالیت کی فوجی گاڑیاں خریدے گا پاکستان نے آئندہ 4 برسوں کے دوران روس سے 12 ارب مالیت کی فوجی گاڑیاں خریدنے پر آمادگی ظاہر کی ہے جب کہ دونوں ممالک نے دفاعی اور خلائی ٹیکنالوجی سمیت متعدد شعبوں میں دوطرفہ تعاون کے فروغ سے اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے روسی ساختہ گاڑیاں پاکستان میں تیار کرنے کے معاہدے پر بھی دستخط کئے ہیں۔

فرینڈز ہاؤس ہولڈرز

ربوہ میں اپنی نوعیت کی منفرد دوکان ہرقسم کے نئے اور پرانے گھریلو سامان کی خرید وفروخت کا مرکز

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ فون: 213675

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

برانچ-10۔ ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

ہیڈ آفس۔41 گراؤنڈ فلور۔4 بلاک کمرشل گول پلازہ ازسرکل DHA

فون آفس:- 5740192 موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

مکہ ٹریولزربوہ کے دفتر کا اجراء

تمام کرم فرماؤں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے IATA ٹریولنگ ایجنسی بنام مکہ ٹریولز واقع اقصیٰ روڈ سراج مارکیٹ ربوہ کا اجراء ہوچکا ہے۔ یہاں پر پی آئی اے اور تمام ملکی وغیر ملکی ایئر لائنز کی ٹکٹوں کی سیل، انفارمیشن اور سیٹوں کی ریکنفرمیشن کی سہولت موجود ہے۔ شکریہ

رابطہ: ملک فضل احمد فون دفتر 215203 گھر: 212669

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں

راجپوت جیولرز

جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے

انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں

گولبازار ربوہ فون: 04524-213160